السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا عیدین کی تکبیروں کے ساتھ رفع الیدین کرنا حدیث سے ثابت ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صلوۃ العید کی تکبیرات زوائد میں ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرنا سنت ہے۔

دلیل نمبر ۱: جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

(یَرْفَعُهُمَا فِی كُلِّ تَكْبِيرَةٍ يُكَبِّرُهَا قَبْلَ الرُّكُوعِ حَتَّى تَنْقَضِيَ صَلَاتُهُ۔ (سنن ابی داوٗد ج ۱ ص ۴۶۴ رقم ۷۲۲، والبغوی فی شرح السنة: ج ۳ ص ۲۲ وسنن دار قطنی: ج ۱ ص ۲۸۸

''رسول اللہ ﷺ رکوع سے پہلے ہر تکبیر پر اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے حتی کہ آپ کی نماز ختم ہوجاتی۔''

شرح السنہ کے محقق نے اس حدیث کے بارے میں کہا کہ اس کی اسناد صحیح ہیں۔ بقیہ صحیح مسلم کا راوی ہے ار مختلف فیہ ہے۔ حافظ ذہبی (متوفی ۷۳۸ھ) نے کہا:

وَثَقَهُ الْجُمْهُورُ فِيمَا سَمِعَهُ مِنَ الثِّقَاتِ وَقَالَ إِذَا قَالَ ثَنَا وَنَا فَهُوَ ثِقَةٌ۔

''بقیہ کو ثقہ قرار دیا ہے جب وہ ثقہ راویوں سے سماع کی تصریح کرے۔''

(نسائی نے کہا جب وہ حدثنا واخبرنا کہے تو ثقہ ہے۔ (الکاشف ۱ ۱۰۶ رقم ۶۲۶

(بقیہ نے اپنے استاد الزبیدی سے سماع کی تصریح کر رکھی ہے۔ الزبیدی کا پورا نام محمد بن الولید بن عامر ہے۔ (سنن الکبریٰ للبیهقی ۲ ۸۳

(الزبیدی صحیحین کا راوی ثقہ ثبت من کبار اصحاب الزہری تھا۔ (تقریب التهذیب: ص ۳۲۲

(بقیہ اگر سماع کی تصریح کرے تو ناصر الدین البانی بھی اسے صدوق وحسن الحدیث تسلیم کرتے ہیں۔ (دیکھئے: سلسلة الاحادیث الصحیحة ۸۰۲، ۷۳۰، ۶۴۸، ۶۲۱، ۴۶۰۱

بقیہ سے یہ روایت محمد بن المصفی الحمصی اور ابو عتبہ احمد بن الفرج نے بیان کی ہے۔

(مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى بن صدوق له أوهام وكان يدلس۔ (تقریب: ص ۳۱۹

(سچا تھا، اسے اوہام ہوئے ہیں اور وہ تدلیس کرتا تھا۔'' (یاد رہے کہ اس روایت میں اس نے سماع کی تصریح کی ہوئی ہے، لہٰذا تدلیس کا الزام مردود ہے''

احمد بن الفرج مختلف فیہ راوی ہے، بعض نے کذاب اور بعض نے ثقہ کہا۔ مگر ناصر الدین البانی نے اسے حافظے کی وجہ سے ضعف اور صدق میں غیر متہم قرار دیا اور کہا فَمِثْلُهُ يُسْتَشْهَدُ بِهِ وَلَا يُحْتَجُّ بِهِ یعنی اس کی روایت شواہد میں پیش کی جاتی ہے اور اس سے حجت نہیں پکڑی جاتی۔ (سلسلة الصحیحة: ۲/۲۳۶) یہ روایت بھی بطور شاہد ہے کیونکہ وہ اس میں منفرد نہیں ہے بلکہ محمد بن المصفی نے اس کی متابعت کر رکھی ہے۔

دلیل نمبر ۲: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دوسری روایت میں ہے:

(کان رسول اللہ ﷺ رَفَعُهُمَا فِی كُلِّ رَكْعَةٍ وَتَكْبِيرَةٍ كَبَّرَهَا قَبْلَ الرُّكُوعِ، حَتَّى تَنْقَضِيَ صَلَاتُهُ۔ (مسند احمد: ۲ ۱۳۴، منتقی ابن الجارود: ص ۶۹ ۱۷۸، سنن دار قطنی: ۱ ۲۸۹

''رسول اللہ ﷺ ہر رکعت میں رکوع سے پہلے ہر تکبیر کہنے پر رفع الیدین کرتے تھے حتی کہ آپ کی نماز ختم ہوجاتی۔''

ابن شہاب زہری نے سماع کی تصریح کردی ہے۔ اس کا شاگرد بھتیجا محمد بن عبداللہ بن مسلم، ابن اخی الزہری صحاح ستہ کا راوی اور جمہور کے نزدیک ثقہ وصدوق ہے۔ حافظ ذہبی نے کہا الامام العالم الثقة الامام العالم الثقة (سیر اعلام النبلاء: ۸ ۱۹۷) حافظ ابن حجر نے کہا کہ سچا تھا، اسے اوہام ہوئے ہیں۔ (تقریب) ایسے شخص کی روایت جب ثقہ راویوں کے خلاف نہ ہوتا حسن لذاتہ ہوتی ہے۔ درج بالا روایت اس کا قوی شاہد ہے، لہٰذا ابن اخی الزہری کی

(بیان کردہ حدیث صحیح لغیرہ (یعنی حجت) ہے ۔ (اس سند کے باقی سارے راوی ثقہ ہیں

ان دونوں حدیثوں کا صاف اورواضح مفہوم یہی ہے کہ ردوع سے پہلے جوتکبیر بھی کہی جائے (بشرطیکہ اس تکبیر کا ثبوت سنت سے ملتا ہو) ہر تکبیر میں رفع الیدین کرنا سنت ہے ۔ چونکہ عیدین کی نماز میں رکوع سے پہلے تکبیرات زائدہ میں رفع الیدین کرنا سنت نہیں ہے کیونکہ یہ نبی ﷺ سے ثابت نہیں ہے ۔ غلط اوربلا دلیل ہے ۔

علامہ ناصرالدین البانی نے ہماری پیش کردہ دلیل نمبر ۲ کوسند صحیح علی شرط الشیخین تسلیم کرکے یہ تاویل کی ہے اس حدیث کا سیاق فرض نماز ہے جس میں عید کی تکبیرات زائدہ کا ذکر نہیں ہے (ارواء الغلیل ۳ ۱۱۳رقم ۶۳۰) حالانکہ یہ رتاویل انتہائی کمزوروفاسد ہے ۔

(۔ اکثراصولیین کا قول ہے کہ اَلعَبرَۃُ بِعُمُومِ اللَّفظِ لاَبِخُصُوصِ السَّبَب (فتح الباری بحوالہ توجیہ القاری : ص ۸۱ للیشخ ثناء اللہ الزاھدی ا

یعنی اعتبار عمومی الفاظ کے ساتھ ہے نہ کہ خصوصی الفاظ کے ساتھ ۔)

(اس عموم کے خلاف کوئی دلیل بھی موجود نہیں ہے جب کوئی مخصص نہ ہوتو عموم پر عمل لازمی ہے (دیکھئے : توجیہ القاری ص ۷۹ : ۲

بیہقی اورابن المنذر نے یہ حدیث عیدین کی تکبیرات کے سلسلہ میں بطور حجت پیش کی ہے ۔ (تلخیص الحبیر ۸۶ ۲) ان دوقابل اعتماداماموں کے مقابلے میں البانی کی تاویل مردود ہے ۔ ۳:

علامہ البانی نے جعفر بن محمد الفریابی کی احکام العیدین (ص ۸۳) سے مالک بن انس کا قول نقل کیا ہے کہ ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرو، مگراس کے ثبوت مجھے کچھ بھی معلوم نہیں ۔ (ارواء الغلیل ۳ ۱۱۳ وقال رواہ الفریابی ((۳ ۱۳۶) بسند صحیح عندالولید۔

اس قول کا مفہوم یہ ہے کہ رفع الیدین کرومیں نے اس کی حمایت میں سنا ہے ۔ معاذاللہ!اس کا مطلب ہر گزنہیں ہے کہ رفع الیدین کرومگراس کے ثبوت میں مجھے کچھ بھی معلوم نہیں ہے ۔ اس کی تشریح سے مالک رحمہ اللہ پرالزام آتا ہے کہ ایک بے ثبوت بات پر عمل کرنے کا انہوں نے کیوں حکم دیا؟

اگرفرض کریں کہ اس کا وہی مفہوم ہے جس کی طرح البانی نے اشارہ کیا ہے تو یہ بھی کوئی دلیل نہیں ہے کہ جوبات مالکؒ کے علم میں نہ ہووہ حجت نہیں ہوتی ۔ خوداحکام العیدین للفریابی (ص ۱۸۲) پرباسند صحیح محدث شام اوزاعی (سے ان تمام تکبیرات کے ساتھ رفع الیدین کا حکم ثابت ہے بلکہ یہی قول عطاء تابعی کا ہے ۔ (مصنف عبدالرزاق : ۳ ۲۹۷ واسنادہ صحیح ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص550

محدث فتویٰ